روزنامہ

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

جمعرات 14 جولائی 2005ء 6 جمادی الثانی 1426 ہجری 14 وفا 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 157

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولانا حکیم مولوی عبیداللہ صاحب بسمل کا بیان ہے:۔

’’حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوا.................میں عجلت سے بیت مبارک میں پہنچا تو اس دروازے کے ساتھ ہو کر بیٹھ گیا۔ جس سے حضرت مسیح موعود برآمد ہوتے تھے۔لوگوں نے کہا یہاں مت بیٹھو۔ یہاں حضرت مسیح موعود بیٹھا کرتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا۔کہ نہ کوئی مسند نہ گاؤ تکیہ۔ اتنا بڑا آدمی۔ یہ تعجب کی بات تھی۔ کیونکہ میں جہاں جاتا رہا۔ وہاں کے بزرگوں کو مسند آراء اور ممتاز جگہ پر تکیہ لگائے پاتا رہا تھا کہ اتنے میں مولوی عبدالکریم صاحب تشریف لے آئے۔ ان سے مصافحہ ہوا۔ ابھی ادھر ادھر کی گفتگو ہوئی تھی۔ کہ سیڑھیوں پر سے اوپر اٹھتے ہوئے حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی زیارت ہوئی۔ مولوی عبدالکریم صاحب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کون ہیں؟ مولوی عبداللطیف صاحب نے فرمایا میں سید ہوں اور کابل سے آیا ہوں۔ ارادہ حج رکھتا ہوں حضرت مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ میں آ گیا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب ابھی تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور حضرت مسیح موعود برآمد ہوئے۔

میں نے حضور کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ شان ریاست بھی چہرے سے نمایاں ہے۔ مولویت بھی حضور کے چہرے پر پھب رہی ہے۔ اور ساتھ ہی فقر کے آثار بھی معلوم ہوتے ہیں کہ نہ مسند ہے نہ گاؤ تکیہ۔ چہرے پر بھولا پن کے آثار بھی ہیں۔ غرضیکہ مجموعہ خوبی نظر آئے۔

مولوی عبداللطیف کے ساتھ حضور کا مصافحہ ہوا۔ دیر تک ان کے حالات پوچھتے رہے۔

اتنے میں بیت مبارک میں ہی دسترخوان بچھ گیا۔ اور دوپہر کا کھانا آ گیا۔ ایک پیالی میں کریلے پکے ہوئے پڑے تھے میں بالکل حضرت مسیح موعود کے مواجہ میں بیٹھا ہوا تھا۔

کھانا کھانے کے دوران ہی عصمت انبیاء کے موضوع پر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

یہ تقریر کچھ ایسی دلآویز تھی۔ کہ کاش میرے پاس اس وقت قلم دوات یا پنسل ہوتی۔ تو میں حضرت کی اس تقریر کو بالاستیعاب لکھ لیتا۔

میرے قلب پر اس وقت رقت طاری ہوگئی۔ اور آنسو بہنے لگ گئے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ میں آج تک سخت بھولا رہا۔ کاش جس وقت کہ براہین احمدیہ چھپ رہی تھی اسی وقت میں حضورؑ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتا۔ اس وقت میں بھی مخالفوں میں سے تھا۔ لیکن اب میں توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا التائب من الذنب کمن لا ذنب له‘‘

(الحکم 7 مئی 1939ء ص 3)

اخبار البدر قادیان 28 نومبر تا 5 دسمبر 1902ء صفحہ 36 سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ 18 نومبر 1902ء کا ہے۔

منتخب لوگ

یمن کے وفد عبدالقیس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ ہمیں اپنے چنیدہ بندوں میں سے بنا دے جن کی پیشانیاں روشن اور چمکدار ہوں اور ایسے وفد میں شامل کر جو مقبول ہو۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے اس دعا کا مطلب پوچھا تو فرمایا۔

منتخب لوگوں سے مراد خدا کے نیک اور صالح بندے ہیں۔ روشن پیشانیوں والے وہ ہیں جن کے اعضاء وضو کی وجہ سے چمکدار ہوں گے اور مقبول وفد والے اس امت کے وہ لوگ ہیں جو اپنے نبی کے ساتھ خدا کے دربار میں حاضر ہوں گے۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر:15003)

تبرکات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کیلئے اعلان ہذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ تبرکات کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

(سیکرٹری تبرکات کمیٹی دفتر نظارت تعلیم
ٹیلی فون: 0092-4524-212473)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الہامی مصرعہ پر تضمین

لذتِ ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں
تجھ کو پانے کیلئے گم ہوں میں تیری راہ میں
نغمہ خواں ہوں صدقِ دل سے تیری جلوہ گاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

عاشقوں کو عشق کی راہیں بتانے کے لئے
جامِ کوثر تشنہ روحوں کو پلانے کے لئے
خود ہی تو ظاہر ہوا ہے اک دلِ آگاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

تو غنی ہے اور میں تیری گلی کا اک فقیر
کیجئے منظور مجھ سے گرچہ ہدیہ ہے حقیر
مطمئن ہو جائے دل کچھ تو اثر ہے آہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

حضرت ناصر نے بخشا ہے ہمیں ذوقِ سلیم
تیری خوشنودی سے حاصل ہوں گی جناتِ نعیم
سر جھکائیں گے ہمیشہ تیری ہی درگاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

لاج رکھ لینا مرے حسنِ طلب کی جانِ جاں
مجھ کو شرمندہ نہ کیجیو تو بوقت امتحاں
دیکھ کچھ تحفے ہیں میرے دامنِ کوتاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

خوب تر ہے ایک عاصی پر ترا فضل و کرم
تیری ہی توفیق سے شبیرؔ ہے ثابت قدم
جادۂ حق پر رواں ہے آہ میں اور واہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

چوہدری شبیر احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

1۔سیکرٹریان تعلیم سے خاص طور پر درخواست ہے کہ سیکرٹریان وقف نو سے مستقل رابطہ رکھیں اور وقف نو بچوں اور بچیوں کے حوالہ سے جو تعلیمی مسائل سامنے آرہے ہیں ان کو نظارت تعلیم کی طرف سے دی جانے والی ہدایات کی روشنی میں حل کریں اور انفرادی رابطہ ضرور رکھیں۔

2۔نظارت تعلیم کی طرف سے شائع کئے جانے والے مضامین اور اعلانات کا مستقل ریکارڈ رکھا جائے اور زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات میں ان معلومات کو پھیلانے کی کوشش کی جائے تا کہ یہ طلبا بھی بروقت ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے لئے بہتر Planning کرسکیں۔

3۔وہ طلباء جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں وہ جامعہ احمدیہ اور معلم کلاس وقف جدید میں داخلہ کے لئے الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہیں نیز مزید معلومات کے لئے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید اور دفتر وقف جدید سے رابطہ کریں۔سیکرٹریان تعلیم ان طلبا کو قرآن کریم اور دینی معلومات کا مطالعہ کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں۔

4۔نظارت تعلیم کی طرف سے تمام سیکرٹریان تعلیم کو ماہوار رپورٹ فارم کا نمونہ ارسال کیا گیا تھا اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ یہ رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مقررہ فارم پر ارسال کرنا بہت ضروری ہے تا کہ تمام سیکرٹریان تعلیم سے نظارت کا مستقل رابطہ ہو۔

5۔تمام سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ ان طلبا و طالبات کے لئے خاص طور پر دعا کریں جو امتحانات دے رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اپنے خاندان اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک وجود ثابت ہوں۔آمین

(نظارت تعلیم)

تحریک جدید اور خدام

سیدنا حضرت مصلح موعود نے خدام کے بارے میں فرمایا:

''جب بھی کوئی جماعتی تحریک ہو اپنے نوجوانوں کا جائزہ لیا جاتا رہے کہ اس میں انہوں نے کیا حصہ لیا ہے۔'' (مطالبات ص165)

اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ اس کی تعمیل میں خدام کا جائزہ لیں کہ اس مالی تحریک میں تمام خدام شامل ہیں اور اگر شامل ہیں تو کیا وہ اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں۔

امید ہے خدام بھائیوں کو پہلے سے ہی اس کا خیال ہوگا لیکن اب چونکہ سال کا تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اس لئے اس کی یاد دہانی ضروری سمجھی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو سابقہ روایات کے مطابق سال رواں کو بھی کامیاب و بامراد بنانے کا شرف عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

مکرم یعقوب احمد صاحب محمود آباد سندھ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے عزیزم طارق احمد زاہد صاحب قائد مجلس محمود آباد سندھ کی شادی کی تقریب مورخہ 3 فروری 2005ء کو منعقد ہوئی۔ بارات نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص پہنچی جہاں مکرم گلزار احمد صاحب نگری مربی سلسلہ نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فائزہ عباس صاحبہ بنت مکرم محمد عباس صاحب نصرت آباد سندھ کیا۔رخصتی کے وقت مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مورخہ 4 فروری 2005ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام محمود آباد میں کیا گیا۔ جس میں کثیر احباب جماعت و غیر از جماعت نے شرکت کی۔مکرم طارق احمد زاہد صاحب حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ولد حضرت میاں غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ انصار اللہ تحریر کرتا ہیں کہ میری پھوپھی محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ حضرت مولوی سلطان علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ پھیرو چیچی ضلع گورداسپور رفیق حضرت مسیح موعود بقضائے الٰہی مورخہ 5 جولائی 2005ء کو جرمنی میں بعمر 91 سال وفات پا گئیں جہاں وہ اپنے بیٹوں کے پاس مقیم تھیں۔مورخہ 9 جولائی 2005ء کو ان کی میت ربوہ پہنچی اور اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی بوجہ موصیہ ہونے کے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کی فارسی نظم مع ترجمہ

آں جواں مرد و حبیبِ کردگار — جوہرِ خود کرد آخر آشکار
نقدِ جاں از بہرِ جاناں باختہ — دل ازیں فانی سرا پرداختہ
پُرخطر ہست ایں بیابانِ حیات — صد ہزاراں اژدہائش در جہات
صد ہزاراں آتشے تا آسماں — صد ہزاراں سیلِ خونخوار و دماں
صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار — دشت پُرخار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخِ عجم — ایں بیاباں کرد طے از یک قدم
ایں چنیں باید خدا را بندۂ — سر پئے دلدارِ خود افگندۂ
او پئے دلدار از خود مردہ بود — از پئے تریاق زہرے خوردہ بود
تا نہ نوشد جامِ ایں زہرے کسے — کے رہائی یابد از مرگ آں خسے
زیرِ ایں موت است پنہاں صد حیات — زندگی خواہی بخور جامِ ممات
تو کہ گشتی بندۂ حرص و ہوا — ایں طلب در نفسِ دونِ تو کجا
دل بدیں دنیائے دوں آویختی — آبرو از بہرِ عصیاں ریختی
صد ہزاراں فوجِ شیطاں در پیت — تا بسوزد در جہنم چوں خست
از پئے امید یا بہرِ خطر — مے شود ایمانِ تو زیر و زبر
از برائے ایں سرائے بے وفا — مے نہی دینِ خدا را زیرِ پا
دیں بود دینِ فدائے آں نگار — اے سیہ باطن ترا با دیں چہ کار
پست ہستی لافِ استعلا مزن — وز گلیمِ خویش بیروں پا مزن
خویشتن را نیک اندیشیدۂ — اے تبارک اللہ چہ بد فہمیدۂ
خوش نہ گردد دلستاں از قیل و قال — تا نمیری زندگی باشد محال
کبر و کیں را ترک کن اے بد خصال — تا بتابد بر تو نورِ ذوالجلال
ایں چنیں بالا نرا لا چوں پری — یا مگر زاں ذاتِ بے چوں منکری
کاخِ دنیا را چہ دیدی استی بنا — کت خوش افتاد ایں فانی سرا
دل چرا عاقل بہ بندد اندریں — ناگہاں باید شدن بیروں ازیں
از پئے دنیا بریدن از خدا — بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

چوں شود بخشائشِ حق بر کسے — دل نہ ماند بد خیالاتش بسے
خوشترش آید بیابانِ تپاں — تا درو نالد ز بہرِ دلستاں
پیشش از مردن بمیرد حق شناس — زانکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن ایں جائیگہ جائے فناست — با خدا مے باش چوں آخر خداست
زہرِ قاتل گر بدست خود خوری — من چساں دانم کہ تو دانشوری
بیں کہ ایں عبداللطیفِ پاک مرد — چوں پئے حق خویشتن برباد کرد
جاں بصدق آں دلستاں را دادہ است — تا کنوں در سنگہا افتادہ است
ایں بود رسم و رہِ صدق و وفا — ایں بود مردانِ حق را انتہا
از پئے آں زندہ از خود فانی اند — جاں فشاں بر مسلکِ ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ — دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ — آبرو از بہرِ روئے ریختہ
ذکرِ شاں ہم مے دہد یاد از خدا — صدق ورزاں در جنابِ کبریا
گر بجوئی ایں چنیں ایماں بود — کار بر جوئندگاں آساں بود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر — تا نمیری کے رہی زیں دار و گیر
تا نمیری اے سگِ دنیا پرست — دامنِ آں یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد — جاں بیفشاں تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمرِ خود در کبر و کیں — چشم بستہ از رہِ صدق و یقیں
نیک دل با نیکواں دارد سرے — بر گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دیں تخمِ فنا را کاشتن — وز سرِ ہستی قدم برداشتن
چوں بیفتی با دو صد درد و نفیر — کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر
با خبر را دل تپد بر بے خبر — رحم بر کورے کند اہلِ بصر

ہمچنیں قانونِ قدرت او فتاد
مر ضعیفاں را قوی آرد بیاد

(تذکرۃ الشہادتین ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 60 تا 62)

اردو ترجمہ

اس جوانمرد اور خدا کے پیارے نے آخر کار اپنا جوہر ظاہر کردیا

معشوق کے لئے نقد جان لٹادیا اور اس فانی گھر سے دل کو ہٹالیا

یہ زندگی کا میدان نہایت پرخطر ہے اس میں ہر طرف لاکھوں اژدھے موجود ہیں

لاکھوں شعلے آسمان تک بلند ہیں اور لاکھوں خونخوار اور تیز سیلاب آرہے ہیں

کوچۂ یار میں لاکھوں کوس تک کانٹوں کے جنگل ہیں اوران میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں

اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے بیابان کو ایک ہی قدم میں طے کرلیا

خدا کا بندہ ایسا ہی ہونا چاہئے جو دلبر کی خاطر اپنا سر جھکادے

وہ اپنے محبوب کے لئے اپنی خودی کو فنا کرچکا تھا تریاق حاصل کرنے کے لئے اس نے زہر کھایا تھا

جب تک کوئی اس زہر کا پیالہ نہیں پیتا تب تک حقیر انسان موت سے کیونکر نجات حاصل کرسکتا ہے

اس موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں اگر تو زندگی چاہتا ہے تو موت کا پیالہ پی

تو چونکہ حرص و ہوا کا غلام بنا ہوا ہے اس لئے تیرے ذلیل دل میں یہ طلب کہاں؟

تونے اس ذلیل دنیا سے اپنا دل لگایا اور گناہ کی خاطر اپنی عزت برباد کردی

شیطان کی لاکھوں فوج تیرے پیچھے لگی ہوئی ہے تا کہ تجھے گھانس پھونس کی طرح دوزخ میں جلادے

کسی امید یا خوف کی وجہ سے تیرا ایمان زیروزبر ہوجاتا ہے

اس بے وفا دنیا کی خاطر تو خدا کے دین کو پیروں تلے مسلتا ہے

دین تو وہ دین ہے جو اس محبوب کے فدائی کا دین ہے اے بدباطن شخص تجھے دین سے کیا واسطہ؟

تو ذلیل ہے بہت شیخیاں نہ مار اور اپنی گدڑی سے باہر پاؤں نہ پھیلا

تو اپنے تئیں نیک سمجھتا ہے خدا تجھے ہدایت نصیب کرے تیرا خیال کیسا غلط ہے؟

وہ دلبر محض باتوں سے خوش نہیں ہوتا جب تک تو موت قبول نہیں کرے گا زندگی ملنی محال ہے

اے بدخصلت انسان تکبر اور دشمنی کو چھوڑ تا کہ تجھ پر خدائے ذوالجلال کا نور پڑے

تو اتنا اونچا اونچا کیوں اڑتا ہے؟ شاید کہ تو اس بے مثل ذات کا منکر ہے؟

دنیا کے محل کی کیا (مضبوط) بنیاد تو نے دیکھ لی کہ تجھے یہ سرائے فانی اچھی لگنے لگی

عقلمند اس میں دل کیوں لگائے جبکہ یکدم کسی روز

(باقی صفحہ 6 پر)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا مقام قربانی اور حضرت مسیح موعود کی انذاری اور تبشیری پیشگوئیاں

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب کا مقام قربانی

مختلف روایات میں جائے شہادت کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں اسے ہندوسوزان بتایا گیا اور ایک روایت میں سنگ سیاہ کا میدان کہا گیا ہے۔ یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے زیادہ دور نہیں تھے۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب اگست 1934ء میں ظاہر شاہ کے زمانہ میں کابل گئے تھے ان کی تحقیق درج ہے۔

کوہ آسامائی کے دامن میں شہر کابل واقع ہے۔ کابل شہر کے شیر دروازہ کے باہر بجانب پشاور آدھ میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر بالا حصار واقع ہے۔ اس قلعہ میں گزشتہ زمانہ میں امیر شیر علی رہا کرتا تھا اس کے بعد انگریزی سفیر کی رہائش تھی۔ اس کو افغانوں نے قتل کر دیا اور انگریزوں نے افغانستان پر حملہ کر کے فتح حاصل کی تو انگریزی فوج نے اس قلعہ کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہ میگزین کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اس کے بعد جنوب میں ایک پرانا قبرستان ہے جس میں کابل کے امراء و رؤساء کی قبریں ہیں۔ اس جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 51)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کی خبر قادیان پہنچی تو اس سے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود کو سخت صدمہ پہنچا کہ ایک مخلص دوست جدا ہو گیا۔ اور دوسری طرف آپ کو خوشی ہوئی کہ آپ کے متبعین میں سے ایک شخص نے ایمان واخلاص کا یہ اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ سخت سے سخت دکھ اور مصائب جھیلے اور بالآخر جان دے دی مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر 259)

سید ناظر حسین صاحب ساکن کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ کا بیان ہے کہ انہوں نے اگست 1903ء میں ماسٹر عبدالحق صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی تھی۔ اس سے پہلے حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ ہوا تھا اور آپ کی شہادت کا قادیان میں بہت چرچا تھا۔ اور یہ بات بھی مشہور تھی کہ امیر حبیب اللہ خان نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے قتل کے لئے بھی بعض آدمی قادیان بھجوائے ہیں۔

اگرچہ حضور کا محافظ اللہ تعالیٰ تھا مگر حضور نے ہدایت دی ہوئی تھی کہ احتیاطاً رات کو حضور کے گھر کی ڈیوڑھی میں دو آدمی پہرے کے لئے سویا کریں۔ چنانچہ ایک رات میں اور ماسٹر عبدالحق صاحب حضور کی ڈیوڑھی میں پہرے کی غرض سے سوئے تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 ستمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود کی انذاری و تبشیری پیشگوئیاں

”صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (ومارأینا ظلما اغیظ من ھذا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہونگے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے“

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 74)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔

اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 74)

فرمایا:

”میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی“

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 76,75)

”میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وقت آنے والا ہے کہ اس کی شہادت کی حکمت نکلنے والی ہے اور میں نے سنا ہے کہ اس وقت چودہ آدمی قید کئے گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عبداللطیف کو ناحق شہید کرایا گیا ہے اور یہ ظلم ہوا ہے، وہ حق پر تھا۔ اس پر امیر نے ان آدمیوں کو قید کر دیا ہے اور ان کے وارثوں کو کہا ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں کہ ایسے بیہودہ خیالات سے وہ باز آ جائیں۔ مگر وہ موت کو پسند کرتے ہیں اور اس یقینی بات کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اگر عبداللطیف شہید نہ ہوا ہوتا تو یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا اور یہ رعب کس طرح پر پڑتا۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کیسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی شہادت سے پڑی ہے.......... یہ موت موت نہیں، یہ زندگی ہے اور اس سے مفید نتیجے پیدا ہونے والے ہیں۔

یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا.......... عبداللطیف کے اس استقلال اور استقامت سے بہت بڑا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا جو اس واقعہ پر غور کریں گے۔ چونکہ یہ موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے۔ اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں.......... عبداللطیف کی موت پر جو موت نہیں بلکہ زندگی ہے تم کیوں خوش ہوتے ہو۔ آخر تمہیں بھی مرنا ہے۔ عبداللطیف کی موت تو بہتوں کی زندگی کا باعث ہوگی مگر تمہاری جان اکارت جائے گی اور کسی ٹھکانے نہ لگے گی.......... یہ ہماری جماعت کے ایمان کو ترقی دینے کا موجب ہوگی۔ اس کے سوا اب یہ خون اٹھنے لگا ہے اور اس کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جو ایک جماعت کو پیدا کر دے گا“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 259,258)

”یہ خون کبھی خالی نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصالح اور حکمتوں کو خوب جانتا ہے.......... اس خون کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے ہیں“

(ملفوظات جلد سوم (طبع جدید) صفحہ 515,514)

”عجیب بات یہ ہے کہ ان کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے۔ اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا ان میں ثابت کیا جاتا تو ان اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا۔

کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند پڑا ہے جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے اور ہزارہا پرندے اس پر اپنا بسیرا کرتے ہیں“

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 53)

”شاہزادہ عبداللطیف کیلئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے (۔) افسوس کہ یہ امیر زیر آیت **من یقتل مومنا متعمدا** داخل ہو گیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے“

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

افغانستان میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے اثرات

منصوری (بھارت) کے ایک صاحب بہادر شیر جنگ خان صاحب سروے آف انڈیا میں آفیسر تھے۔ انہوں نے 1900ء سے 1915ء کے درمیان مختلف ممالک کے سفر کئے جن کے حالات انہوں نے قلمبند کئے اور الفضل 18 مارچ 1924ء میں شائع ہوئے۔

ان سفروں میں انہوں نے کئی جگہ احمدیت کا تذکرہ سنا اور احمدیوں سے ملاقات کی۔ افغانستان میں احمدیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

1909ء اور 1910ء میں وادی کورم افغانستان میں میرا سفر ہوا اور ایک روز میں پیاواڑ کوتل جو شلاف زان سے اوپر پہاڑوں میں ہے۔ اس کے جنوب کی جانب افغانستان کی سرحد کے پاس قوم منگل کے ایک گاؤں کے قریب خیمہ زن ہوا۔ رات کو ایک منگل وحشی میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ تم احمدی ہو یا نہیں۔ میں نے خیال کیا کہیں یہ احمدی سمجھ کر مار نہ دے۔ اس لئے میں نے کہا کہ نہیں تو اس نے کہا ڈرو نہیں۔ میں اور میرے گاؤں کے اکثر لوگ احمدی ہیں لیکن ہم سے ابھی کئی لوگ نماز تک نہیں جانتے اور اگر کوئی اذان کہے تو ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری بکریوں میں بیماری نہ پیدا ہو جاوے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کیسے احمدی ہوئے اس نے ایک سید کا نام لیا۔ جس کو سنگسار کیا گیا تھا۔ اور اس نے کہا کہ انہوں نے تبلیغ کی تھی اس لئے ہم احمدی ہو گئے تھے۔ نامعلوم انہوں نے سید کا نام کیا بتلایا تھا۔ شائد لطیف یا ایسا ہی کچھ اور نام تھا۔ 1911ء، 1912ء میں ہم ابوا کی لڑائی میں شریک ہوئے یہ قوم سبھی جنگلی اور وحشی ہے۔

(الفضل 22 اپریل 1984ء)

افغانستان

اعداد و شمار کے حوالہ سے

سرکاری نام:
دولت اسلامی افغانستان (Islamic State of Afghanistan)

پرانا نام:
آریانہ

وجہ تسمیہ:
افغانستان فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''افغان لوگوں کی سرزمین''

محل وقوع:
جنوب مغربی ایشیا

حدود اربعہ:
اس کے مشرق اور جنوب میں پاکستان۔ مغرب میں ایران۔ شمال میں ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان۔ شمال مشرق میں چین کا صوبہ سنکیانگ واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال:
افغانستان خشکی سے گھرا ہوا بغیر سمندر کا ملک ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 1320 کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی 1012 کلومیٹر ہے۔ ملک کا زیادہ علاقہ پہاڑی ہے جو سطح سمندر سے تقریباً 4000 فٹ بلند ہے۔ پورے ملک میں دو ہزار سے زائد پہاڑی چوٹیاں اور آٹھ ہزار سے زائد غاریں ہیں۔ شمال میں واخان کی 150 میل لمبی تنگ وادی اسے چین سے ملاتی ہے۔ پاکستان کے ساتھ اس کی سرحد 1125 میل لمبی ہے۔ شمالی حصے میں شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ پھیلا ہے جن کی بلندی 16 ہزار تک ہے۔ کابل، ہامون، ترناک اور ہلمند بڑے دریا ہیں۔

رقبہ:
6,52,225 مربع کلومیٹر

آبادی:
ایک کروڑ 90 لاکھ (1998ء)

دارالحکومت:
کابل Kabul (15 لاکھ)

بلندترین مقام:
نوشک Nowshak (7485 میٹر)

بڑے شہر:
قندھار، ہرات، مزار شریف، جلال آباد، غزنی، کندوز، بغلان، میمنہ، پل خمری، گردیز، فیض آباد، شبرغان۔

سرکاری زبان:
پشتو۔ دری (فارسی، تاجک، ہزاری، ازبک)

مذہب:
اسلام (سنی 75 فیصد۔ شیعہ 10 فیصد)

اہم نسلی گروپ:
پشتون 50 فیصد۔ تاجک 25 فیصد۔ ہزارہ 20 فیصد۔ ازبک 6 فیصد

یوم آزادی:
27 مئی 1919ء

رکنیت اقوام متحدہ:
19 نومبر 1946ء

کرنسی یونٹ:
افغانی

انتظامی تقسیم:
30 صوبے

آب و ہوا:
موسم خشک رہتا ہے گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں شدید سردی اور برفباری ہوتی ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
خشک میوہ جات۔ گندم۔ پھل۔ کپاس۔ جو۔ انگور۔ سیب۔ سبزیاں (بھیڑ بکریاں۔ مویشی)

اہم صنعتیں:
کپڑا سازی۔ فرنیچر۔ سیمنٹ۔ قالین سازی۔ اون کا سامان۔ چمڑے کی مصنوعات

اہم معدنیات:
تانبا۔ کوئلہ۔ زنک۔ لوہا۔ کروم۔ چاندی۔ سیسہ۔ گندھک۔ جست۔ نمک

مواصلات:
قومی فضائی کمپنی ''آریانہ افغان ایئرلائنز''۔ کابل۔ قندھار۔ مزار شریف۔ ہرات۔ کندوز و جلال آباد میں ہوائی اڈے ہیں۔

حضرت مسیح موعود سے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی پہلی ملاقات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی میں اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

اخبار البدر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب 18 نومبر 1902ء کو قادیان پہنچے تھے اور ظہر و عصر کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ:

چند ایک احباب مع مولوی عبدالستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے ان سے حضور نے ملاقات فرمائی۔ ان کے تحفے تحائف لے کر جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کئے تھے فرمایا:

ان کا آنا بھی ایک نشان ہے اور اس الہام یاتیک من کل فج عمیق کو پورا کرتا ہے۔

(البدر 28 نومبر و 5 دسمبر 1902ء ملفوظات جلد 4 صفحہ 217-218)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''سعادت ازلی مولوی صاحب ممدوح کو کشاں کشاں قادیان میں لے آئی اور چونکہ وہ ایک انسان روشن ضمیر اور بے نفس اور فراست صحیحہ سے پورا حصہ رکھتا تھا اور علم حدیث اور علم قرآن سے ایک وہبی طاقت ان کو نصیب تھی اور رؤیائے صالحہ بھی وہ میرے بارے میں دیکھ چکے تھے اس لئے چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کر لیا اور بکمال انشراح سے میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر ایمان لائے اور جاں نثاری کی شرط پر بیعت کی۔ اور ایک ہی صحبت میں ایسے

باقی صفحہ 6 پر

افغانستان صوبہ سرحد صوبہ پنجاب

صرف لجنہ اماء اللہ کے چندہ سے تعمیر ہونے والی بیوت الذکر

اور دیگر عمارات (آغاز تا 1989ء)

نام عمارت	ملک	تاریخ تحریک	سنگ بنیاد	افتتاح
بیت الفضل لندن	انگلستان	6 جنوری 1920ء	سیدنا حضرت مصلح موعود مورخہ 19/اکتوبر 1924ء	مکرم شیخ عبدالقادر صاحب 3/اکتوبر 1926ء
بیت المبارک ہیگ	ہالینڈ	12 مئی 1950ء	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 20 مئی 1955ء	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 9 دسمبر 1955ء
بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن	ڈنمارک	27 دسمبر 1964ء	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب 6 مئی 1966ء	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 21 جولائی 1967ء بروز جمعہ
مہمان خانہ مستورات ربوہ	پاکستان	3 جنوری 1976ء	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 21/اکتوبر 1976ء	مکمل ہونے پر مہمان ٹھہرے 1977ء
ہال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نئی عمارت۔ربوہ	پاکستان	16 جنوری 87ء	ناظر اعلیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، ان کے بعد صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ 20 فروری 1988ء	27 مارچ 1993ء
دفتر لجنہ مرکزیہ کی نئی عمارت ربوہ	پاکستان	پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر 1972ء	مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ 3 مئی 85ء، 4 مئی 1985ء	کسی نے افتتاح نہیں کیا مکمل ہونے پر دفاتر اس میں منتقل ہوگئے
سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ	پاکستان	2 جون 1967ء	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 8/مارچ 1970ء	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 27 مارچ 1972ء
دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ	پاکستان		مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب 4/اپریل 1989ء	

(بحوالہ مجلّہ جشن صد سالہ)

(بقیہ صفحہ 5)

ہوگئے کہ گویا سال ہا سال تک میری صحبت میں تھے اور نہ صرف اس قدر بلکہ الہام الٰہی کا سلسلہ بھی ان پر جاری ہوگیا اور واقعات صحیحہ ان پر وارد ہونے لگے اور ان کا دل ماسوی اللہ کے بقایا سے بکلّی دھویا گیا۔ پھر وہ اس جگہ سے معرفت اور محبت الٰہیہ سے معمور ہو کر واپس اپنے وطن کی طرف گئے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 230,229)

ملک خان بادشاہ صاحب ولد گل بادشاہ صاحب سکنہ درگئی، خوست بیان کرتے ہیں کہ:

"میں 1902ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے اسی دن رخصت کی یا دوسرے دن کی۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھا۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین دن گزارے ہونگے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ میں نے رویا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے اس لئے تم فوراً وطن واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک ملا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13/اگست 1999ء)

(بقیہ صفحہ 3)

اس سے باہر نکل جانا پڑے گا

دنیا کی خاطر خدا سے قطع تعلق کر لینا بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا

اس کو تپتا ہوا صحرا پسند آتا ہے تا کہ وہاں اپنے محبوب کے حضور میں گریہ وزاری کرے

عارف انسان تو مرنے سے پہلے ہی مرجاتا ہے کیونکہ دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے

خبردار ہو کہ یہ مقام فانی ہے باخدا ہو جا کیونکہ آخر خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے

اگر تو خود ہی مہلک زہر کھالے تو میں کیونکر خیال کروں کہ تو عقل مند ہے

دیکھ کہ اس پاک انسان عبداللطیف نے کس طرح سے خدا کے لئے اپنے تئیں فنا کر دیا

اس نے وفاداری کے ساتھ اپنی جان اپنے محبوب کو دے دی اور اب تک وہ پتھروں کے نیچے دبا پڑا ہے

راہ صدق و وفا کا یہی طور و طریق ہے اور یہی مردان خدا کا آخری درجہ ہے

اس زندہ خدا کی خاطر انہوں نے اپنی خودی کو فنا کر دیا اور الٰہی طریقہ پر جاں نثار کرنے والے بن گئے

ننگ و ناموس اور جاہ وعزت سے لاپرواہ ہوگئے

دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ٹوپی سر سے گر پڑی

خودی سے دور اور یار سے وابستہ ہوگئے کسی (حسین) چہرہ کے لئے عزت قربان کر دی

ان کا ذکر بھی خدا کی یاد دلاتا ہے۔ وہ خدا کی بارگاہ میں وفادار ہیں

اگر تو تلاش کرتا ہے تو یاد رکھ کہ ایمان ایسا ہوا کرتا ہے تلاش کرنے والوں کے لئے یہ کام آسان ہو جاتا ہے

لیکن تو دنیا کی محبت میں گرفتار ہے جب تک نہ مرے گا اس جھگڑے سے کس طرح نجات پائے گا

اے دنیا پرست جب تک تجھ پر موت نہ آئے گی تب تک اس یار کا دامن کس طرح ہاتھ آئے گا

اپنی ہستی کو فنا کر دے تا کہ تجھ پر فیضان الٰہی نازل ہو، جان قربان کر، تا کہ تجھے دوسری زندگی ملے

تُو تو اپنی عمر تکبر اور کینہ میں بسر کر رہا ہے اور صدق ویقین کے راستہ سے آنکھ بند کر رکھی ہے

نیک دل انسان نیکوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مگر بد اصل آدمی موتی پر بھی تھوکتا ہے

دین کیا ہے فنا کا بیج بونا اور زندگی کو ترک کر دینا

جب تو سینکڑوں دردوں اور چیخوں کے ساتھ گر پڑتا ہے تو پھر ضرور کوئی کھڑا ہو جاتا ہے کہ تیرا مددگار ہو جائے

نادان کے لئے دانا آدمی کا دل تڑپتا ہے اور آنکھوں والے اندھے پر ضرور رحم کرتے ہیں

اسی طرح قانون الٰہی بھی واقع ہوا ہے کہ قوی کمزوروں کو ضرور یاد کرتا ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **48401** میں بھراواں خاتون

زوجہ شکیل احمد قوم کھوسہ بلوچ پیشہ خانہ داری رزمینداری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ 20 واٹر ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 2۔ زرعی زمین 18 ایکڑ واقع 20 واٹر اندازاً مالیتی -/450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بھراواں خاتون گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود بدر مربی سلسلہ وصیت نمبر 33432

مسل نمبر **48402** میں منورہ ندرت

زوجہ محمد نور احمد باجوہ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/4000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 75 گرام خالص سونا مالیتی -/62250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منورہ ندرت گواہ شد نمبر 1 محمد نور احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر **48403** میں وحید احمد

ولد مبشر احمد سنوری مرحوم قوم سنوری آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منصور آباد کالونی میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-4-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد مکان واقع ڈگری مالیتی -/300000 روپے کا شرعی حصہ 7/40 میرا حصہ ترکہ مالیتی -/52500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وحید احمد گواہ شد نمبر 1 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر **28901** گواہ شد نمبر 2 سیف علی شاہد وصیت نمبر 19881

مسل نمبر **48404** میں رفیع احمد

ولد ملک ریاض احمد رضا قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہباز کالونی بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیع احمد گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ مربی ضلع گواہ شد نمبر 2 رضوان احمد ملک ولد ملک ریاض احمد رضا

مسل نمبر **48405** میں امتہ الشکور

زوجہ ملک رفیع احمد قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہباز کالونی بدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-4-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے آٹھ تولے مالیتی -/72000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشکور گواہ شد نمبر 1 ملک ریاض احمد ولد ملک محمد شفیع گولارچی گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر **48406** میں شمیم اختر

زوجہ بشیر احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغ محلّہ بدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-4-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی -/30000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمیم اختر گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم تارڑ ولد اللہ دتہ تارڑ بدین گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد طاہر خاوند موصیہ

مسل نمبر **48407** میں ریاض احمد

ولد چوہدری دین محمد قوم کھوکھر جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ .... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ساڑھے چھ ایکڑ اندازاً مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے فی ایکڑ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ریاض احمد گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد ولد چوہدری فیض احمد حیدرآباد گواہ شد نمبر 2 طارق محمود جاوید ولد محمد شریف دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر **48408** میں حامدہ شبانہ

زوجہ ریاض احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/4000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 2 تولے -/20000 روپے۔ 3۔ بھینس ایک عدد -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حامدہ شبانہ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد حیدرآباد گواہ شد نمبر 2 ریاض احمد خاوند موصیہ

ولادت

مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب محلّہ احمدیہ کھاریاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25 جون 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''یسریٰ احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم کھاریاں کی پوتی اور مکرم محمد انور صاحب گڑھی شاہو لاہور کی نواسی اور حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے نومولودہ کی درازی عمر نیک خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

گھوٹکی کے قریب تین ٹرینوں میں تصادم

(مانیٹرنگ ڈیسک الفضل) گزشتہ روز علی الصبح گھوٹکی کے قریب تین ٹرینوں میں تصادم کے نتیجہ میں 200 سے زائد مسافر ہلاک اور ایک ہزار کے قریب زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق کوئٹہ ایکسپریس گھوٹکی کے قریب سرحد سٹیشن پر مرمت کے لئے رکی ہوئی تھی کہ پیچھے سے آنے والی کراچی ایکسپریس اس سے ٹکرا گئی جس سے کوئٹہ ایکسپریس کی تین بوگیاں الٹ کر اپ ٹریک پر آ گئیں اور کراچی سے راولپنڈی جانے والی تیز گام ان الٹی ہوئی بوگیوں سے ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں 200 سے زائد مسافر ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو گئے۔ ریلوے حکام کے مطابق مزید ہلاکتوں کا امکان ہے۔ زخمیوں کو پنوں عاقل، گھوٹکی اور سکھر کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔ ملتان اور روہڑی سے امدادی ٹیمیں حادثہ کی جانب روانہ ہوگئی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مجموعی طور پر تینوں ٹرینوں کی 17 بوگیاں متاثر ہوئی ہیں اور ریلوے ٹریفک معطل ہوگئی ہے۔

تنخواہ میں اضافہ کا نوٹیفیکیشن۔ وفاقی

حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔ نوٹیفیکیشن کے مطابق سکیل ایک 5 تک کی تنخواہ میں 1400 سے 1800 روپے۔ سکیل 6 سے 10 کی تنخواہوں میں 1800 سے 2300 روپے۔ سکیل 11 سے 15 کی تنخواہ میں 2300 سے 2500 روپے سکیل 16 سے 22 تک 2800 سے 6000 روپے تک اضافہ ہوا ہے۔ گریڈ ایک کو ہاؤس رینٹ 968 روپے جبکہ گریڈ 22 کو 9025 روپے ماہانہ ادا کئے جائیں گے۔ افسروں کو زیادہ سہولتیں ملیں گی۔ (''خبریں'' 7 جولائی)

نادرا میں 2۔ ارب کی بے قاعدگی آڈیٹر جنرل نے نیشنل ڈیٹابیس میں رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) میں 2۔ ارب روپے سے زائد کی مالی بے قاعدگیوں، فراڈ، اختیارات کے ناجائز استعمال، اضافی ادائیگیوں اور قواعد کی خلاف ورزیوں کا انکشاف کیا ہے

یو این ڈیموکریسی فنڈ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے دنیا بھر میں جمہوریت کے فروغ اور جمہوری اداروں کے استحکام کیلئے یو این ڈی ڈیموکریسی فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

بجلی 20 فیصد سستی حکومت پنجاب نے زرعی شعبے کو ریلیف مہیا کرنے اور زرعی پیداوار میں اضافے کیلئے کاشتکاروں کو سستی بجلی مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ واپڈا کے تعاون سے کئے جانے والے اس اقدام کے نتیجے میں صوبے بھر کے کاشتکاروں کو اپنے زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے بجلی کی قیمت میں 20 فیصد رعایت مل سکے گی۔

تنخواہ میں اضافہ کا نوٹیفیکیشن۔ وفاقی

حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔ نوٹیفیکیشن کے مطابق سکیل ایک 5 تک کی تنخواہ میں 1400 سے 1800 روپے۔ سکیل 6 سے 10 کی تنخواہوں میں 1800 سے 2300 روپے۔ سکیل 11 سے 15 کی تنخواہ میں 2300 سے 2500 روپے سکیل 16 سے 22 تک 2800 سے 6000 روپے تک اضافہ ہوا ہے۔ گریڈ ایک کو ہاؤس رینٹ 968 روپے جبکہ گریڈ 22 کو 9025 روپے ماہانہ ادا کئے جائیں گے۔ افسروں کو زیادہ سہولتیں ملیں گی۔ (''خبریں'' 7 جولائی)

کالاباغ ڈیم بن جاتا تو سیلاب نہ ہوتا

صدر مشرف نے کہا ہے کہ اگر کالاباغ ڈیم بن جاتا تو سیلاب نہ ہوتا۔ دریائے کابل کو صرف کالاباغ ڈیم ہی کنٹرول کرسکتا ہے۔

بجلی بند رہے گی

تمام صارفین واپڈا اولڈ چناب نگر فیڈر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ 14، 16، 18، 20، 23، 25، 27 اور 30 جولائی 2005ء کو ہندوآنہ فیڈر پر کنسٹرکشن ورک ہوگا چونکہ ہندوآنہ فیڈر اور اولڈ چناب نگر فیڈر ایک ہی پول کے اوپر نیچے گزر رہے ہیں اس لئے ہندوآنہ فیڈر پر کام کرنے کیلئے اولڈ چناب نگر فیڈر بھی ان دنوں میں 6 بجے صبح سے 12 بجے دوپہر تک بجلی بند کرنا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل علاقے متاثر ہوں گے۔ محلّہ دل خوشاب، محلّہ دارالیمن، باب الابواب، فضل عمر ہسپتال، دارالفضل، دارالصدر، دارالرحمت، چمن عباس، نصیر آباد (سلطان)، ناصر آباد، دارالفتوح، فیکٹری ایریا۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

یتامیٰ کی خبرگیری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جولائی 2005ء	
طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434,Fax:213966

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی جائیدادیز گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دکان نمبر 17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون آفس 04524-213439 گھر: 211453
پروپرائٹر: آصف بلوچ موبائل 0300-7710709
Email:asifbaloch453@hotmail.com

نواز سیٹلائٹ پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی
6 فٹ سالڈ ڈش پر MTA کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ نیز
کوریا کے بہترین ڈیجیٹل ریسیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
اور اب UPS بھی بارعایت خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور Off:7351722
Mob:0300-9419235 Res:5844776

C.P.L 29-FD